السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہم بہت سے ان پڑھ اور پڑھے لکھے لوگوں سے یہ سنتے ہیں کہ وہ اسماء معبدہ کی تصغیر کردیتے ہیں یا وہ انہیں ایسے ناموں سے بدل دیتے ہیں جو پہلے نام کے منافی ہوتے ہیں تو سوال یہ ہے کہ کیا اس میں کوئی حرج تو نہیں مثلا عبداللہ کو عبید، عبود اور عبدی اور حمدی وغیرہ کے ناموں سے بلاتے ہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اسماء معبدہ کی تصغیر میں کوئی حرج نہیں۔ مجھے نہیں معلوم کہ اہل علم میں سے کسی نے اس سے منع کیا ہو۔ احادیث و آثار میں بھی اس طرح کے بہت سے نام ملتے ہیں مثلا انیس، حمید اور عبید وغیرہ، لیکن اگر کسی ایسے شخص کے نام کو تصغیر کے ساتھ بلایا جائے جو اسے ناپسند کرتا ہو تو پھر بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ حرام ہے کیونکہ اس صورت میں یہ برے القاب کے ساتھ پکارنے کے قبیل سے ہوگا، جس سے اللہ تعالی نے قرآن کریم میں منع فرمایا ہے۔ البتہ اگر کوئی شخص اس نام کے بغیر پہچانا جاسکتا ہو تو پھر کوئی حرج نہیں جیسا کہ آئمہ حدیث نے بعض رجال کے سلسلہ میں یہ صراحت کی ہے مثلا اعمش اور اعرج وغیرہ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص424

محدث فتویٰ